سوال

(340) ''لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ ''کی تلقین کب کی جائے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تلقین کا وقت کون سا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تلقین موت کے وقت کی جائے، یعنی جب انسان موت وحیات کی آخری کشمکش میں مبتلا ہو تو اسے ''لا الہ الا اللہ ''کی تلقین کی جائے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابو طالب کی موت کے وقت، ان کے پاس تشریف لا کر فرمایا تھا:

«یَا عَمِّ قُلْ لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ کَلِمَةً أُحَاجُّ لَکَ بِہَا عِنْدَ اللّٰہِ» (صحیح البخاري، الجنائز، باب اذاقال المشرک عند الموت لا الہ الا اللہ، ح: ۱۳۶۰ و صحیح مسلم، الایمان، باب الدلیل علی صحة اسلام من حضرہ الموت... ح: ۲۴)

''اے چچا! لا الہ الا اللہ کلمہ توحید پڑھ لو، یہ ایک ایسا کلمہ ہے کہ اس کی وجہ سے میں اللہ کے یہاں تمہارے بارے میں گواہی دے سکوں گا یا جسے بطور حجت پیش کر سکوں گا۔''

لیکن آپ کے چچا ابو طالب نے، والعیاذ باللہ یہ کلمہ نہ کہا اور وہ مشرک ہی فوت ہوئے۔

دفن کے بعد تلقین بدعت ہے کیونکہ اس کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث ثابت نہیں ہے، لہٰذا اس کے بجائے وہ کام کرنے چاہئیں جنہیں امام ابوداود نے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی میت کے دفن کرنے سے فارغ ہوتے تو آپ اس کی قبر پر کھڑے ہو جاتے اور فرماتے:

«اِسْتَغْفِرُوا لِأَخِيکُمْ وَاسَأَلُوا لَہُ التَّثْبِيتِ فَاِنَّہُ الآنَ يُسَأَلُ» (سنن ابی داود، الجنائز، باب الاستغفار عند القبر للمیت فی وقت الانصراف، ح: ۳۲۲۱)

''اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو اور اس کی ثابت قدمی کے لیے دعا کرو کہ اس سے اب سوال کیا جا رہا ہے۔''

رہا قبر کے پاس قرآن مجید پڑھنا یا میت کو قبور میں تلقین کرنا، تو یہ بدعت اور بے اصل کام ہے۔

محدث فتوىٰ

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ332

محدث فتویٰ